

22899 - قرآن مجید میں کلمۃ " الفتنۃ " کا معنی

سوال

میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید میں کلمۃ " الفتنۃ " کئی سورتوں اور آیات میں بار بار استعمال ہوا ہے ، تو کیا اس کی تفسیر میں کوئی اختلاف ہے ، اور اس میں کون کون سے معنی پائے جاتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

الفتنۃ کی تعریف :

اول :

لغت میں فتنہ کی تعریف :

ازھری رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ : کلام عرب میں فتنہ کے جمیع معنی : ابتلاء ، امتحان ، کئے ہیں ، اور اس کا اصل یہ ہے جیسا کہ آپ کہیں فتنۃ الفضة والذهب ، یعنی میں نے سونے اور چاندی کو آگ میں پگالیا تا کہ ردی اور اچھے کی تمیز ہوسکے ۔

اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

يومهم على النار يفتنون یعنی انہیں آگ میں جلایا جائے گا ۔ (تہذیب اللغة 14 / 296) ۔

ابن فارس کا کہنا ہے : فاء ، تاء اور نون اصل صحیح ہیں جو کہ ابتلاء اور امتحان پر دلالت کرتے ہیں (مقایس اللغة 4 / 472) ۔

تولغت میں فتنہ کا اصلی معنی یہی ہے ۔

ابن اثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

الفتنۃ : امتحان اور اختبار (آزمائش) کو کہتے ہیں ، اس کا کثرت سے استعمال ناپسندیدہ آزمائش میں نکلنے میں ہوتا

ہے ، پھر اس کا استعمال گناہ ، کفر، اور قتال ولڑائی ، جلانے اور زائل اور کسی چیز سے ہٹانے پر ہونے لگا (النہایت 3 / 410) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی فتح الباری میں اسی طرح بیان کیا ہے (3 / 13) -

اور ابن اعرابی نے فتنہ کے معانی کی تلخیص کرتے ہوئے کہا ہے :

امتحان فتنہ ہے اور آزمائش بھی فتنہ ہے اور مال واولاد فتنہ ہے ، اور کفر اور لوگوں کا آراء میں اختلاف بھی فتنہ ہے ، اور آگ کے ساتھ جلانا بھی فتنہ ہے (لسان العرب لابن منظور) -

دوم :

کتاب وسنت میں فتنہ کے معنی :

1 - ابتلاء اور اختبار کے معنی میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے : **احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمنا وهم لا يفتنون** (کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ صرف ان کے اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے ہی چھوڑ دیں گے ؟) العنکبوت (2) یعنی انہیں آزمائے بغیر ہی اور اسی طرح ابن جریر میں بھی ہے -

2 - الصد عن السبيل والرد ، اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکنے کے معنی میں : جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

واحذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك آپ ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں وہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کر دیں - المائدة (49) امام قرطبی کہتے ہیں کہ : آپ کو روک اور ہٹادیں -

3 - عذاب کے معنی میں : جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

ثم ان ربك للذین هاجروا من بعد ما فتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربك من بعدها لغفور رحيم جن لوگوں نے فتنوں میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور صبر کا ثبوت دیا بیشک آپ کا رب ان باتوں کے بعد انہیں بخشنے والا اور مہربانیاں کرنے والا ہے - النحل (110) یہاں فتنوا - عذبوا کے معنی میں استعمال ہوا ہے ،

4 - شرک اور کفر کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان میں ہے :

وقاتلوهم حتى لاتكون فتنة اور ان سے لڑو جب تک کہ شرک مٹ نہ جائے - البقرة (193) ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے

ہیں کہ اس کا معنی شرک ہے۔

5 - معاصی اور نفاق میں وقوع کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

ولكنكم فتنتم انفسكم وتربصتم واربتتم وغرتكم الاماني ليكن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں پہنسا رکھا تھا اور انتظار میں ہی رہے اور شک و شبہ کرتے رہے اور تمہیں تمہاری فضول تمناؤں نے دھوکے میں ہی رکھا۔ الحدید (14) -

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ : تم نے اسے نفاق میں ڈال دیا اور معاصی اور شہوات کے استعمال سے اسے ہلاک کر ڈالا۔

6 - حق کا باطل سے اشتباہ کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

والذين كفروا بعضهم اولياء بعض الا تفعلوه تكن فتنه في الارض وفساد كبير كافر آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور زبردست فساد ہوگا۔ الانفال (73) -

تو معنی یہ ہے کہ : اگر مومن کافر کے علاوہ دوستی نہیں لگائیں گے اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو تو زمین میں حق و باطل کے درمیان شبہ پیدا ہو جائے گا۔ جامع البیان لابن جریر -

7 - اضلال کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اس ارشاد میں استعمال ہوا ہے :

ومن يرد الله فتنته اور جس کا اللہ تعالیٰ کو گمراہ کرنا منظور ہو ، تو یہاں پر فتنہ کا معنی اضلال گمراہ کرنا ہے۔ البحر المحيط لابی حیان (262 / 4) -

8 - قتل اور قید کے معنی میں استعمال ہوا ہے :

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے :

وان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے۔

یہاں پر کافروں کا مسلمانوں پر نماز میں سجدہ کی حالت میں حملہ کرنا مراد ہے تاکہ وہ انہیں قتل کر دیں یا پھر قیدی

بنا لیں - ابن جریر نے اسی طرح کہا ہے -

9 - لوگوں میں اختلاف اور دلوں کا مخالف ہونا کے معنی میں :

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان میں ہے :

ولاوضعوا خلالكم يغفونكم الفتنه بلکہ تمہارے درمیان خوب گھوڑے دوڑاتے اور تمہیں فتنہ میں ڈالنے کی تلاش میں رہتے -

یعنی تمہارے درمیان اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے ، الکشاف (2 / 277) -

10 - جنون کے معنی میں استعمال ہوتا ہے : جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے : **بايكم المفتون** توپہاں پر مجنون کے معنی میں ہے -

11 - آگ سے جلانے کے معنی میں : اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے : **ان الذين فتنوا المومنون والمومنات** بیشک جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو ستایا - البروج (10)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

اس کی مراد سیاق و سباق اور قرائن سے معلوم ہو رہی ہے - فتح الباری (11 / 176)

تنبیہ :

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

وہ فتنہ جس کی اضافت اللہ تعالیٰ اپنی طرف یا اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کریں مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وكذلك فتننا بعضهم ببعض اور اسی طرح ہم نے بعض کو بعض سے آزمایا

اور موسیٰ علیہ السلام کا قول ہے

ان هي الافتنتك تضل بها من تشاء وتهدي من تشاء

تو یہ اور معنی میں ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کو خیر و شر اور نعمتوں اور مصائب سے ابتلاء اور امتحان و آزمائش کے معنی میں ہے -

تو یہ ایک رنگ ہے اور مشرکوں کا فتنہ اور رنگ ہے ، اور مومن آدمی کا فتنہ اس کے مال و اولاد اور پڑوسی میں ہونا اس کا رنگ اور ہے ، اور وہ فتنہ جو اہل اسلام میں پیدا ہوتا ہے جیسا کہ علی اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھیوں کے درمیان پیدا ہوا ، اور اہل جمل کے درمیان ، اور مسلمانوں کے درمیان حتیٰ کہ وہ آپس میں لڑائی کریں یہ اور قسم ہے ۔ زاد المعاد (3 / 170) ۔

واللہ تعالیٰ اعلم .